© rasailojaraid.com

...رفتگان

مولانا حبیب اللہ نعمانی (ہزارہ)

مولانا غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ

...ماجانے زمین کے سینے میں مدفون کتنے دفینے بغیر کسی ڈکار لیئے ہضم ہو گئے ہیں۔جن میں بڑے بڑے ...تقیاء واولیاء بھی ہیں۔ اسی طرح بڑے منصب دار شاہ و گدا بھی ہیں۔ایسے ایسے پٹھان خان جو کہ بزعم ...خویش ناقابل شکست ہستیاں تھیں۔لیکن ان کی شکستہ قبریں اس پر گواہ ہیں کہ "کل نفس ذائقۃ الموت" ایک اٹل حقیقت ہے۔ اس سے کوئی مفر نہیں۔ اس حقیقت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے مولانا غلام سرور مرحوم بھی ھیں۔جو کہ 1996ء کے آخری سورج ڈھلتے وقت افق زندگی پر دنیا ومافیھا سے روپوش ہو گئے۔

یعنی ۳۱ دسمبر ۱۹۹۶ء کو ساڑھے چار بجے دن اپنے خالق حقیقی کو پیارے ہو گئے۔انا اللہ وانا الیہ راجعون۔اللھم اغفرہ وارحمہ مرحوم تعریف کے لیے کسی زبان یا قلم کے محتاج نہیں کیونکہ وہ اوصاف حمیدہ کا پیکر اور جانے پہچانے شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دین ودنیا ہر دو حیثیتوں سے نوازا تھا۔ دنیاوی دولت وثروت کے لحاظ سے علاقے کے نامور جاگیرداروں میں شمار ہوتے تھے۔لیکن عاجزی وانکساری میں اپنی مثال آپ تھے۔غرور وتکبر کو کبھی قریب پھٹکنے نہیں دیتے تھے۔۔دنیاداروں کی طرح آن بان نہ نازونخرے بلکہ ہمیشہ فقیرانہ وزاھدانہ زندگی بسر کی۔علمی میدان کے ایسے شہسوار تھے۔ کہ منقولات اور معقولات ہر دو فنون پر دسترس رکھتے تھے۔خصوصاً حکمت ریاضی میں تو امام کا درجہ رکھتے تھے۔دور دراز سے شائقین علوم آکر مرحوم سے استفادہ کرتے رہتے تھے۔لیکن بایں ہمہ مرحوم میں سمندر کی خاموشی تھی نہ کہ ندی نالوں کا شور۔

ع کہہ رہا ہے شور دریا سے سمندر کا سکوت
جتنا جسکا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

عملی آئینہ میں وہ ایک عابد وزاھد نظر آرہے تھے۔ہمیشہ قائم اللیل اور اکثر صائم النہار رہتے تھے۔سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک تھے۔ہمہ وقت ذکر وفکر وتلاوت میں منہمک رہتے تھے۔ازیں سبب روزے اور نماز کی حالت ہی میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

ع۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولادت :-

مولانا غلام سرور ولد اکبر خان قوم سواتی پٹھان ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ آلائی (ہزارہ) کے گاؤں بنہ میں تقریباً ۱۹۱۵ء کو ایک جاگیردار خاندان میں پیدا ہوئے۔ جاگیردارانہ خاندان ہونے کے ناطے مرحوم کے اھل خاندان دنیاوی معاملات کی گتھیاں سلجھانے میں مستغرق رہتے تھے۔ لیکن مرحوم کے والد محترم کی دیرینہ خواہش تھی کہ میری اولاد میں کوئی بچہ عالم دین بن جائے۔ چنانچہ ہر بیٹے پر حصول تعلیم کیلئے کوشش کی گئی۔ لیکن ہر کوشش نقش بر آب ثابت ہوئی۔ ایک فرزند ارجمند مولانا سکندر مرحوم عالم دین تو بن گئے لیکن عنفوان شاب میں داغ مفارقت دے گئے۔ بالآخر سب سے چھوٹا جگر گوشہ جو کہ ازل سے اس نیک مقصد کیلئے چنا گیا تھا وہ عالم دین بنکر آسمان علم کا چمکتا دمکتا تارہ بن گیا۔ جسکو دنیا مولانا غلام سرور کے نام سے جانتی ہے۔

تعلیم :-

ناظرہ قرآن کریم اپنے والد ماجد سے پڑھا۔ مزید تعلیم کے حصول کے لیئے بچپن ہی میں گھر بار چھوڑ کر ایبٹ آباد چلے گئے۔ جہاں مولانا محمد عالم مرحوم نوگرامی ثم کشمیری سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ تقریباً دس بارہ سال مولانا محمد عالم کے زیر سایہ ایبٹ آباد، احمد آباد اور مقبوضہ کشمیر میں رہے۔ اکثر فنون کی کتب ان سے پڑھیں۔ ساتھ ہی اپنے استاد کی بیحد خدمت کی۔ جسکی برکت سے مرحوم کے علم وعمل کو چار چاند لگ گئے۔ اس کے بعد تعلیمی پیاس بجھانے کیلئے ایشیا کی عظیم درسگاہ دارالعلوم دیوبند تشریف لیگئے۔ ۱۹۴۵ء میں داخلہ لیا۔ داخلے کا امتحان مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لیا۔ ھدایہ کا امتحان لینے کے بعد مولانا کاندھلوی مرحوم نے فرمایا۔ آپ کی استعداد بہت اچھی ہے۔ اس لیئے باقی کتابوں میں امتحان لیئے بغیر داخلہ دیا گیا۔ ۱۹۴۸ء میں دورہ حدیث کیا اور فاضل دیوبند کے اعزاز سے مشرف ہو کر ترویج دین کے کام میں شاغل وشاغف ہو گئے۔

اساتذہ کرام :-

ابتدائی فنون از مولانا محمد عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ۔ توضیح تلویح از مولانا عبدالخالق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ شرح عقائد از مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ میبذی، رسالہ قطبیہ، طحاوی از مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ ریاضی از مولانا محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ۔ مشکوٰۃ۔ از مولانا عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ۔ صدرا، مسلم از مولانا محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ۔ ابوداؤد از مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ۔ نسائی ابن ماجہ از مولانا فخرالحسن صاحب، بخاری شریف، ترمذی شریف از شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

علمی خدمات :-

مولانا مرحوم تین سال تک یعنی ۱۹۵۱ء تک دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں علمی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر احمد آباد میں مدرسہ انوارالعلوم کے صدر مدرس رہے۔ ۱۹۵۲ء میں جب وطن واپس تشریف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لائے تو اپنے گاؤں میں تشنگان علوم دینیہ کی پیاس کو اپنے علم و عرفان کی شراب سے بجھاتے رہے۔ دور دراز سے طلباء آکر اکتساب فیض کرتے رہے۔ قابل رشک بات یہ ہے کہ بغیر کسی معاوضے کے پڑھاتے رہے۔ اور زیادہ تر ان طلباء کو اپنے گھر سے کھلاتے پلاتے۔ مزید برآں اپنے چاروں فرزندوں کو علماء دین بنایا۔ سب سے بڑی خدمت تو یہ کی کہ لاکھوں روپے کی مالیت زمین ایک دینی ادارے کے لئے وقف کردی۔ جسکا انتظام وانصرام اب انکے فرزند کر رہے ہیں۔ فی الوقت ناظرہ، حفظ اور درجہ رابعہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ تقریباً بارہ (۱۲) اساتذہ کرام تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تعمیری کام بھی مسلسل جاری وساری ہے۔ امید ہے کہ مستقبل قریب میں یہ شمع فروزاں پورے علاقے کیلئے مینارہ نور ثابت ہوگا۔ جسکی ضیا پاشیوں سے ہر سو روشنی ہی روشنی ہوگی۔

سیاسی خدمات :-

مرحوم چونکہ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔ اس لئے سیاسی جذبات سے سرشار تھے۔ اپنے علاقے میں انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے سیاسی جدوجہد کا آغاز کیا۔ چونکہ قبائلی علاقہ تھا۔ اس لئے خوانین علاقہ غریب عوام پر گوناگوں مظالم ڈھاتے تھے۔ مرحوم علاقہ کے غریب ومظلوم عوام کی اشک شوئی اور ظالموں کی استیصال کیلئے کوشاں رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ۱۹۷۰ء میں جب عام انتخابات کا موقع آیا تو محمد ایوب خان آف آلائی کے مقابلے میں جمعیت علماء اسلام کے نامزد امیدوار مولانا عبدالحکیم مرحوم اس میدان کارزار میں کود پڑے۔ اور مقامی علماء کرام کے تعاون سے ایوب خان آلائی کو ایسی شکست فاش دی۔ کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آیا۔ اب خوانین کے دل حسد کی آگ سے بھر گئے اور اس آگ کو بجھانے کیلئے انہوں نے ظلم کی چکی میں پسے ہوئی عوام پر مزید مظالم ڈھاکر انتقامی کاروائیاں شروع کیں۔ مخالفین کے کئی مکانات نذر آتش کردیئے۔ کافی افراد کو آپس میں لڑوا کر انکی زندگیوں کے چراغ گل کردیئے۔ غرض یہ کہ علاقے میں چارسو ظلم وستم کا بازار گرم کردیا۔ ان مظالم کو دیکھ کر مولانا غلام سرور حاجی محمد ایوب شہید رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد ایوب تیلوسی مرحوم، حاجی شمس الرحمن، مولانا رحیم اللہ مرحوم، مولانا شیر افضل، مولانا عتیق اللہ اور دیگر زعماء جمعیت ایک وفد کی شکل میں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں راولپنڈی جا کر حاضر ہوئے اور داستان ظلم ان کے سامنے پریس کانفرنس کرتے ہوئے پیش کیا۔ جو کہ تمام موقر اخبارات نے شہ سرخیوں سے شائع کیا۔ دوسرے دن مولانا ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ صدر یحییٰ خان سے ملے۔ اور تمام روائیداد انہیں گوش گزار کیا۔ صدر یحییٰ کا دل ایسا پسیجا کہ اس نے فوری طور پر فوج کو آرڈر صادر فرمایا کہ علاقہ آلائی کی قبائلی حیثیت ختم کرکے براہ راست حکومت پاکستان کے زیر کنٹرول کریں۔ چنانچہ ۱۲ فروری ۱۹۷۱ء کو حکومت پاکستان کا جھنڈا علاقہ آلائی میں لہرایا گیا اور یوں ستم زدہ عوام خونخوار خوانین کے چنگل سے آزاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو گئے۔ گویا یہی علماء کرام ان مظلوم عوام کے لئے نجات دہندہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ خوانین نے علاقے کی قبائلی حیثیت برقرار رکھنے کے لئے مختلف حربے استعمال کئیے کافی ہاتھ پاؤں مارے لیکن انکے عزائم خاک میں ملکر خائب وخاسر رہ گئے۔ غریب عوام خوانین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کے قابل ہو گئے۔ ۱۹۷۷ء کے الیکشن میں مولانا غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ نے خود صوبائی سیٹ پر الیکشن لڑا۔ لیکن وہ پورا الیکشن ہی دھاندلی کی نذر ہو گیا۔ مرحوم مرتے دم تک ان ظالموں سے برسر پیکار رہے۔

وفات حسرت ایام :-

مرحوم بلڈ پریشر کے مریض تھے۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۶ء کو آپ روزے سے تھے۔ نماز عصر کے لئے کھڑے ہو گئے تین رکعتیں ادا کرنے کے بعد آپ پر اچانک فالج کا حملہ ہوا۔ دیگر نمازی انہیں مسجد سے اٹھا کر گھر لے آئے۔ آپ کی زبان پر ماثورہ دعائیں جاری تھیں۔ جسکے بعد آپ بے ہوش اور دائمی خاموش ہو گئے۔ انہیں فوری طور پر مقامی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ پھر دوسرے دن وہاں سے کمپلیکس ہسپتال ایبٹ آباد لائے گئے۔ ڈاکٹروں نے کافی کوشش کی۔ لیکن بلا تو ٹل سکتی ہے۔ قضا کو کون ٹال سکتا ہے بالآخر ۳۱ دسمبر ۱۹۹۶ء کو انکی روح خلد بریں کی سمت پرواز کر گئی۔ اور یوں علاقہ آلائی دیوبند کی آخری نشانی سے محروم ہو گیا۔ اللھم اغفرہ وارحمہ۔

پسماندگان :-

مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ ایک بیٹی اور چار فرزند شامل ہیں۔ مولوی سمیع اللہ، مولوی حبیب اللہ نعمانی، مولوی حافظ انوار الحق، مولوی سراج الحق، چاروں فرزند علوم دینیہ وعصریہ سے روشناس ہیں۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے فارغ التحصیل ہیں۔ اور درس وتدریس کے شغل میں مشغول ہیں۔ خواہش پدری یعنی جامعہ اسلامیہ آلائی کی تعمیر وترقی کیلئے کوشاں ہیں۔ تاکہ شمع فروزاں رہے اور اسکی روشنی چار دانگ عالم میں پھیل جائے۔ خداوند قدوس انکا حامی وناصر ہو۔ آمین رب العلمین۔

Co. Baltrmore USA. 1975

19) The Developing Human - Keith L Moore W.B. Sounders Co. London, 1983

20) Eexual differances in the Brain and the effect of XY chromosomes on Physical and Mental development Mavshal Johnson A research paper presented in an international conference held at Islamic University Islamabad in 1987

****

© rasailojaraid.com